Regd No. L. 5254 191

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

لاہور

تار کا پتہ: الفضل لاہور

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳ "

سہ ماہی ۷ "

ماہوار ۲½ "

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱؎

۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۱/۶ | ۲۸ نبوت ہش ۱۳۳۱ | ۲۸ نومبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۷۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ نومبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو تا حال بخار ہو جاتا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

لاہور ۲۷ نومبر۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو کل کی نسبت ضعف میں افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۷ نومبر۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ کے ایک ضروری کام کے لئے لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں آپ شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے ہاں مقیم ہیں۔ یہاں آپ کا قیام صرف دو دن رہے گا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

اے خدا برِ تو سلام ما رسال

ہم برِ اخوانش زہر پیغمبرے

اوّل آدم آخرِ شاں احمد است

اے خنک آنکس کہ بیند آخرے

ترجمہ۔ اے خدا ہمارا سلام اس کو پہنچا۔ اور اس کے بھائیوں کو بھی یعنی ہر ایک پیغمبر کو۔ ان میں سے سب سے پہلا آدمؑ ہے اور سب سے آخر احمدؐ ہے۔ کیا ہی خوش قسمت ہے وہ شخص جسے اس آخر میں آنے والے کو دیکھنا نصیب ہوا۔ (درثمین فارسی)

★ ★

دیگر مذاہب پر اسلام کی فضیلت

مولانا ابوالعطاء صاحب کا فاضلانہ لیکچر

لاہور ۲۷ نومبر۔ آج صبح مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر ربوہ نے مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام "دیگر ادیان پر اسلام کی فضیلت" کے موضوع پر ایک فاضلانہ لیکچر دیا۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ آپ نے اس امر پر خاص طور پر زور دیا کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو انسان پر غیر معمولی روحانی ترقیات کے دروازے کھولتا ہے۔ اور جس کی بدولت انسان مقصد حیات حاصل کرنے میں وہ کامیابی حاصل کرتا ہے۔ کہ جس کی آج بجز اسلام کے اور کوئی مذہب ضمانت نہیں دے سکتا۔ صدارت کے فرائض ڈاکٹر برکت علی صاحب قریشی پرنسپل یونیورسٹی اورینٹل کالج نے

روس کی ریلوے لائنیں افغانستان کی سرحد تک بڑھائی جا رہی ہیں

ماسکو اور ایک سرحدی مقام کو براہ راست ریلوے لائن کے ذریعہ ملانے کا منصوبہ

ماسکو ۲۷ نومبر۔ روس اپنی ریلوے لائن کو جنوب مشرق کی طرف بڑھانے کا منصوبہ تیار کر رہا ہے۔ ایجنسی آف فرانس پریس کے ایک مشہور روسی جرید ے کے حوالے سے بتایا ہے کہ اس منصوبے کے مکمل ہونے پر ماسکو اور ایک ایسے سٹیشن کے درمیان ریلیں بآسانی آجا سکیں گی۔ جو روس اور افغانستان کی سرحد پر واقع ہے۔ اور اس طرح ماسکو اور افغانستان کی سرحد کے درمیان ریلوے کا براہ راست سلسلہ قائم ہو جائے گا۔ ایجنسی آف فرانس پریس کا کہنا ہے کہ روس کے اس منصوبے کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ روس نے خاص مصلحتوں کے ماتحت اسے عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

پرجا پرشد کا صدر گرفتار کر لیا گیا

سری نگر ۲۷ نومبر۔ جموں میں کل ہندو فرقہ پرست جماعت پرجا پرشد کے صدر پریم ناتھ ڈوگرا اور ان کے دس ساتھیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ پرجا پرشد نے وہاں نام نہاد صدر ریاست یوراج کرن سنگھ کے آنے پر دو دن سے بدامنی پھیلا رکھی تھی۔

اس سال پٹ سن کی پیداوار کا نصف سے زیادہ حصہ فروخت ہو چکا ہے

ڈھاکہ ۲۷ نومبر۔ اس سال اب تک پٹ سن کی ۳۴ لاکھ گانٹھیں فروخت ہو چکی ہیں۔ جو کل پیداوار کے نصف حصہ کے برابر ہیں۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے مرکزی ذریعہ کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ اب پٹ سن کی صورتِ حال بالکل اطمینان بخش ہے۔ اور جو مقدار فروخت ہوئی ہے وہ توقعات کے عین مطابق ہے۔ بیرونی ملکوں میں سے سب سے زیادہ پٹ سن ہندوستان نے خریدا ہے۔ وہ اب تک ۱۲ لاکھ گانٹھیں خرید چکا ہے۔ دوسرا نمبر برطانیہ کا ہے۔ اس نے اب تک ۳ لاکھ ۲۵ ہزار گانٹھیں خریدی ہیں۔ اسی طرح بلجیم نے ۲ لاکھ ۴۵ ہزار، مغربی جرمنی نے ۲ لاکھ ۵۰ ہزار، اٹلی نے ۲ لاکھ ۳۲ ہزار اور فرانس نے ڈیڑھ لاکھ گانٹھیں خریدی ہیں۔ روسی ماہروں کی ایک جماعت پٹ سن خریدنے کے سلسلے میں نرائن گنج پہونچ چکی ہے۔ معاہدہ اشیاء کے تبادلہ کے تحت اس سال کے آخر تک پٹ سن کی ایک لاکھ ۲۲ ہزار گانٹھیں روس بھیجی جائیں گی۔ ایک جہاز تو روس روانہ بھی ہو چکا ہے۔ اب ایک اور جہاز پر پٹ سن لادا جا رہا ہے۔

چودہ میں سے گیارہ کو سزائے موت

پراگ ۲۷ نومبر۔ چیکوسلواکیہ میں ۱۴ آدمیوں پر غداری کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا۔ ان میں سے گیارہ کو آج سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا۔ ان میں ایک سابق نائب وزیر اعظم اور سابق وزیر خارجہ بھی شامل ہیں۔ باقی ۳ کو عمر قید کی سزا دی گئی ہے۔ یہ سب کمیونسٹ پارٹی کے ممبر تھے۔ اور ان پر غداری جاسوسی اور تخریبی سرگرمیاں جاری رکھنے کے الزامات عائد کئے گئے تھے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

بتقریب سعید عید میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم

۱۲ ربیع الاول مطابق یکم دسمبر ۱۹۵۲ء صبح ۹½ بجے گول باغ لاہور میں

فضیلت مآب گورنر پنجاب کے زیر صدارت

جلسہ عام

منعقد ہوگا

— آپ بھی شمولیت کی سعادت حاصل کریں۔

— نوٹ۔ خواتین کے لئے نشست کا علیحدہ انتظام ہوگا

ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز حکومت پنجاب

جڑاؤ اور خالص سونے کے زیورات

غنی سنز جیولرز

۱۲۴۔ انارکلی لاہور سے خریدیں۔ پروپرائٹر ملک عبدالغنی احمدی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳۱ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

چوہدری محمد ظفر اللہ خان اپنے تدبر اور قابلیت کے اعتبار سے سارے ایشیا کیلئے سرمایۂ صد ناز و افتخار ہیں

آپ کی مخالفت کرنیوالے ملک میں انتشار پھیلا رہے ہیں

(منقول از ہفت روزہ مسلم آواز کراچی ۱۳ اکتوبر ۵۲ء)

یوں تو یہ حقیقت مدتوں قبل بے نقاب ہو چکی بلکہ اسلامی دنیا کے علاوہ یورپ کے تمام ممالک کے سیاستدان تسلیم کر چکے کہ پاکستان کی وزارت خارجہ نے تمام امور میں اپنے وجود پاکستان کے بعد آج تک جو اعلیٰ خدمات انجام دی ہیں۔ ان کے ہر پہلو کے نقش و نگار کو دیکھ کر بڑے بڑے مدبرین وقت انگشت بدنداں ہیں۔

امور خارجہ میں سیادت تدبر کے اعتبار سے ایک طرف آپ سارے ایشیاء کے لئے سرمایۂ ناز و صد افتخار ہیں۔ تو دوسری طرف اکناف عالم میں سیاسی دانش کے آئیندار بھی وہ اوصاف اور قابلیت کے وہ جوہر ہیں جس کی قدر قائداعظم اور قائد ملت کرتے تھے۔ لیکن افسوس بھارتی ایجنٹ اور بعض احراری علماء جو کل تک کانگرس کی ہمنوائی اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے قائداعظم اور مسلم لیگ میں شریک ہونے والوں کو کفر کا فتوے دیتے تھے آج ایک طرف پاکستان کا لیبل لگا کر ملک اور ملت میں انتشار پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو دوسری طرف مذہب کی آڑ لے کر عوام کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالتے ہیں کہیں تو عوام کو قادیانی اور غیر قادیانی کا غلط فلسفہ سمجھا کر اپنے ہم خیال بنانے کی کوشش کرتے اور کہیں خلیفہ جماعت احمدیہ کے خلاف عدالت میں استغاثہ پیش کرتے ہیں۔ تاکہ عوام کے دلوں میں فرقہ احمدیہ کے خلاف بدظنی قائم رہے۔ اور وقت ضرورت یہ حضرات جہلا کو جلتی ہوئی آگ میں دھکیل دیں۔ ان حضرات کی غلط روش کی ایک زندہ مثال میرے پاس موجود ہے۔ جو عنقریب ایک خاص ایڈیشن میں بمعہ نام عوام کے سامنے پیش کر دیں گے

بولٹن مارکیٹ کے پاس نیو میمن مسجد زیر تعمیر تھی۔ چند علماء حضرات میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ حکیم صاحب آپ کے اخبار کے لئے دس ہزار روپیہ دلوانے کے لئے ہم ذمہ دار ہیں۔ اگر آپ اس فتوے کو اپنے اخبار میں شائع کر دیں۔

میں نے شائع کرنے کا وعدہ کر لیا اور فتویٰ ان حضرات سے لے لیا۔ جس میں لکھا تھا کہ اس میمن مسجد میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

اس فتویٰ پر تیرہ مقتدر علماء حضرات کے دستخط بمعہ مہر ثبت ہیں۔ میں نے دوسرے ایڈیشن میں مختصر واقعات لکھتے ہوئے آخر میں لکھا تھا۔ کہ اصل فتویٰ میرے پاس موجود ہے ہر شخص میرے دفتر میں آ کر دیکھ سکتا ہے۔

فتویٰ میں نے اس وجہ سے شائع نہیں کیا کہ مجھ کو یقین تھا کہ یہ علماء حضرات قوم میں ٹکراؤ پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور بعد میں چندے بازی سے جیبیں گرم کریں گے۔

آج یہی علماء حضرات جنہوں نے فتویٰ دیا تھا۔ اسی نیو میمن مسجد میں خود نماز پڑھتے ہیں اور لمبے لمبے وعظ کرتے ہیں

یہ حالت ہے ان حضرات کی۔

دعائے مغفرت

بندہ کے والد محترم چوہدری نقیر احمد صاحب ہاٹھ سکنہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۱۲/۱۱/۵۲ بروز جمعۃ المبارک بوقت ۱۲½ بجے دوپہر حافظ آباد کے ہسپتال میں اس جہان فانی سے کوچ فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم دیگر اوصاف کے علاوہ اپنے اخلاص خودداری۔ مستقل مزاجی۔ خدا ترسی۔ نیک نیتی عام اثر و رسوخ اور صلہ رحمی میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق دے اور ہر شر سے بچائے۔

(محمد شریف کلرک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"زکوٰۃ پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں رہتا۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

مجالس کے انتخابات پر ایک سال کا عرصہ گذر رہا ہے۔ دستور اساسی کے قاعدہ ۹۷ کی رو سے یہ انتخابات ہر ماہ دسمبر میں ہونے چاہئیں۔ لہذا اس سال بھی اس کے لئے ۷ دسمبر سے ۱۴ دسمبر ۵۲ء تک کی تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں۔ جملہ قائدین اس بارہ میں مکمل کارروائی کر کے باضابطہ طور پر مرکز میں رپورٹ بھجوائیں۔ کوشش کی جائے کہ یہ انتخابات مقررہ عرصہ کے اندر اندر ہی ختم ہو جائیں۔

انتخابات کے متعلق دستور کے متعلقہ قواعد حسب ذیل ہیں:—

شرائط و طریق انتخاب

۸۸۔ کسی عہدیدار کے انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہوگا۔

(ا):۔ کہ وہ پنجوقتہ نماز باجماعت کا پابند ہو

ب:۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو

ج:۔ راستباز دیانتدار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو

نوٹ:۔ ہم امید کرتے ہیں کہ قائد یا زعیم تہجد ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ تا وہ دوسروں کے لئے نمونہ ہوں۔

۸۹۔ مجلس کے عہدیدار کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ داڑھی رکھے

۹۳۔ صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہوا کرے گا۔ اور نائب صدر صوبائی قائد۔ مقامی زعما حلقہ کا ایک سال کے لئے ہوگا۔

۹۵۔ کوئی خادم کسی ایک ہی عہدے پر متواتر دو دفعہ سے زیادہ منتخب نہیں ہو سکے گا۔ سوائے اس کے کہ صدر مجلس کی صورت میں خلیفہ وقت اور نائب صدر صوبائی قائد اور زعیم کی صورت میں صدر مجلس کو مستثنےٰ قرار دیں۔

۹۶۔ نائب صدر صوبائی قائد مقامی زعماء حلقہ کا انتخاب ہر سال ماہ دسمبر میں ہوا کرے گا۔ اور اگر کسی وجہ سے دسمبر میں نہ ہو سکے۔ تو مجلس مرکزیہ کی اجازت سے کسی اور وقت بھی ہو سکتا ہے۔ نئے عہدیداران اپنے عہدہ کا چارج یکم جنوری سے لیں گے۔

۹۷۔ قائد کا انتخاب امیر یا پریذیڈنٹ یا ان کے کسی نمائندے کی صدارت میں ہوگا۔ جس کی رپورٹ صدر اجلاس مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت صدر مجلس کو بھجوا دیں گے۔

۹۸۔ یہ انتخاب بذریعہ ووٹ ہوگا اور اعلانیہ ہوگا (مثلاً ہاتھ کھڑا کر کے) کسی رکن کو یہ اجازت نہ ہوگی کہ وہ انتخابات میں اپنے لئے یا کسی غیر کے لئے اشارتاً یا وضاحتاً پروپیگنڈا کرے۔

۹۹۔ پروپیگنڈا کرنے والا سخت سزا کا مستحق ہوگا۔

۱۰۰۔ ان انتخابات میں جانبدارانہ جذبے سے کام لینا بہت معیوب اور قابل گرفت ہوگا

۱۰۱۔ مجلس مقامی کے عہدیداران کی فہرست صدر کے سامنے آئے گی۔ صدر ہر مقام کے عہدیداران کا انتخاب رد کر سکتا ہے۔

۱۰۲۔ زعیم کا انتخاب قائد مقامی یا ان کے کسی نمائندے کی صدارت میں ہوگا۔ جس کی اطلاع صدر مجلس کی خدمت میں بغرض منظوری کی جائے گی۔

۱۰۳۔ رد شدہ امیدواران دوبارہ اس سال کے لئے منتخب نہیں ہو سکیں گے۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری یاددہانی

مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء میں سب کمیٹی امور عامہ و بہشتی مقبرہ کی رپورٹ کا وہ حصہ جو امور عامہ سے تعلق رکھتا تھا اور پیش نہیں ہو سکا تھا نقل کر کے پراونشل اور امراء و ضلع جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں ماہ جون ۱۹۵۲ء بھیجکر عرض کیا گیا تھا کہ آپ اپنی جماعتوں کی رائے معلوم کر کے بھجوا دیں۔

اس کے بعد دوبارہ بذریعہ ڈاک یاددہانی بھی کرائی جا چکی ہے۔ لیکن مندرجہ ذیل امراء ضلع کی طرف سے تاحال اس بارہ میں رپورٹ نہیں آئی ہے۔

سیالکوٹ۔ لائلپور۔ لاہور۔ منٹگمری۔ ملتان۔ جہلم۔ میانوالی۔ ڈیرہ غازیخاں۔ مظفرگڑھ۔ کیمل پور۔ پشاور کراچی۔ کوئٹہ۔ ڈھاکہ مشرقی پاکستان بہاولپور لہذا بذریعہ اعلان ہذا دوبارہ یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ امراء صاحبان اپنی آراء جلد از جلد سکرٹری صاحب مجلس مشاورت ربوہ کی خدمت میں ارسال فرما دیں

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۲ء

سیرت النبیؐ کے جلسے

وہ آفتاب عالمتاب جس کی شعاعیں ہم دنیا میں پھیلانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا آفتاب ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذات کو رحمۃ للعالمین اور سراج منیر فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپؐ تمام زمینوں اور زمانوں کے لئے رحمۃ اور نور ہیں۔ اب کوئی ہدایت نہیں جو آپؐ کے ذریعہ نہ ہو۔ اب کوئی روشنی نہیں جو آپؐ کے آفتاب کی شعاع نہ ہو۔

اللہ تعالےٰ نے آپ کو نہ صرف وحی و الہام کا حامل بنایا۔ اور آپؐ پر اپنا وہ آخری پیغام نازل کیا۔ جس کو قرآن حکیم اور فرقان حمید کہا جاتا ہے۔ بلکہ آپؐ کو دنیا کی رہنمائی کے لئے اسوۂ حسنہ بھی بنایا۔ یعنی آپؐ کو اس پیغام پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق عطا کی۔ تاکہ جن روحوں کی ہدایت کے لئے یہ پیغام بھیجا گیا ہے۔ وہ اس کا عملی نمونہ بھی دیکھ لیں۔ اور یہ نہ کہہ سکیں۔ کہ یہ ہدایات انسانی طاقت سے باہر ہیں۔

بے شک یہ ایک معجزہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے قرآن کریم پر پورا پورا عمل کرکے دکھایا۔ مگر اس معجزہ کی غرض یہی تھی۔ کہ دنیا کو دکھایا جائے۔ ایک بشر ان ہدایات پر عمل کر سکتا ہے۔ یہ ایسی ہدایات نہیں ہیں۔ جو انسان کی طاقت سے بالا ہوں۔ اور انسان ان پر عمل ہی نہ کر سکے۔

ایک مدت سے لوگوں نے اس آفتاب کو اپنی جہالتوں کے پردے میں مستور کر دیا تھا۔ آپ کا اسوۂ حسنہ دنیا کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ خود مسلمانوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی روشن اور درخشاں ذات کو اپنے توہمات کے بادلوں میں چھپا دیا تھا۔ مگر آفتاب ہمیشہ تک چھپایا نہیں جا سکتا۔ وہ ذات جس نے اسکو دنیا میں روحانی روشنی کا منبع بنا کر پیش کیا تھا آخر اسکی غیرت جوش میں آئی۔ اس نے اپنے ایک بندے کو اپنے کلام سے نوازا۔ اور اس کو وہ طاقتیں دیں۔ کہ وہ نور کے اس چشمۂ جاودانی کے رخ سے تمام تاریکیوں کو دور کر دے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے محامد میں ایسے عظیم الشان اور مبنی بر حقائق قصائد لکھے کہ پہلے لوگوں کے محامد بلحاظ کمیت اور کیفیت اور موزونیت کے مجموعی طور پر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

آپ نے اپنی جماعت کے دل میں خاتم النبیین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی ایسی آگ لگادی۔ کہ خدا کے فضل سے جماعت کا ہر فرد آپؐ کی رسالت کا ہمہ تن پیغام بن گیا۔ آج اس جماعت کو یہ توفیق حاصل ہوئی ہے۔ کہ سال میں کم سے کم ایک دفعہ دنیا کے تمام کناروں پر سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کرتی ہے۔ اور غیر مسلموں تک کو نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد سناتی ہے۔ بلکہ خود ان کو سیرت النبیؐ کے مطالعہ پر آمادہ کرتی ہے۔

اس سال بھی پاکستان کے لئے یکم دسمبر ۱۹۵۲ء اتوار کا روز سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ تمام جماعتیں پہلے سے بھی زیادہ جوش و خروش سے اس دن کو منائیں گی۔

یاد رہے کہ جماعت احمدیہ ہی نے اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر ۲۴ سال قبل ان جلسوں کی بنیاد رکھی تھی۔ اب جماعت احمدیہ کی دیکھا دیکھی دوسرے مسلمان فرقے بھی سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کرنے لگے ہیں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تنقید کا غلط طریق

ہمیں سیاسی پارٹیوں کے تنازعات سے قطعاً کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ ہماری جماعت ایک دینی جماعت ہے۔ اور اس کا منتہائے مقصود اسلام کی اشاعت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ مگر ہم جس ملک میں رہتے ہیں۔ جہاں تک اس کے نظم و نسق اور عوام کے حفظ و امن اور بہبودی کا تعلق ہے۔ اخلاقی لحاظ سے ہم اس سے ضرور متاثر ہوتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہو۔ ہم ملک میں امن کی فضا کے قیام کے پرزور حامی ہیں۔

ہماری دانست میں جو شخص بھی اپنے ملک سے محبت رکھتا ہے۔ خواہ اس کے خیالات کچھ بھی ہوں۔ خواہ ارباب اقتدار سے ان کو جتنا بھی اختلاف ہو۔ وہ کبھی ایسی حرکات نہیں کرے گا۔ جس سے ملک میں بد امنی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ ہر شخص بے شک حکومت کا دوبار پر نکتہ چینی کرنے کا مجاز ہے۔ اور ارباب اقتدار کی غلطیوں کو سمجھانے کا پورا پورا حق رکھتا ہے۔ لیکن اسے یہ حق ایک انداز سے ایک اصول اور ایک جذبہ خیر خواہی سے استعمال کرنا بھی لازمی ہے۔ اسے محض ذاتیات یا عوام میں ارباب اقتدار کے خلاف محض اشتعال انگیزی اور نفرت پیدا کرنے کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

عوام اور ارباب حکومت کا آپس میں نہایت گہرا تعلق ہوتا ہے۔ آج کل کی حکومتوں میں کوئی شخص بغیر عوام کی مرضی کے اقتدار حاصل نہیں کر سکتا۔ اور نہ ان کی مرضی کے خلاف اس پر قائم رہ سکتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ جو لوگ خواہ ان کی نیت کتنی بھی پر خلوص ہو۔ عوام اور ارباب اقتدار کے درمیان نفرت کی خلیج کھودنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یا موجودہ نفرت کی خلیج کو اور بھی وسیع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ یقیناً وطن کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ خواہ وہ کتنے ہی نیک ارادے رکھتے ہوں۔ خواہ بظاہر وہ کتنے ہی صالح نظر آتے ہوں۔ خواہ ان کے اپنے پروگرام کتنے بھی ملک و قوم کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہوں۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ کوئی انسان خواہ فلاطون زمانہ یا جالینوس وقت ہی کیوں نہ ہو۔ پھر بھی انسان ہے۔ اور جن لوگوں کے ہاتھ میں زمام حکومت ہوتی ہے۔ وہ بھی انسان ہی ہوتے ہیں۔ کوئی انسان یا انسانوں کی جماعت یہ دعویٰ نہیں کر سکتی۔ کہ اس کی رائے سو فی صدی صحیح ہے۔ اس لئے کوئی انسان یا جماعت اپنے کو خواہ کتنی بھی راستی پر سمجھتی ہو۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ وہ حقیقتاً بھی ویسی ہی ہو۔ اس لئے حقیقی وطن پرست افراد یا جماعتیں اپنے ملک کی حکومت اور عوام میں کبھی نفرت کی خلیج کھودنے کی کوشش نہیں کرتیں۔ وہ اپنا حق تنقید نہایت عقلمندی سے استعمال کرتی ہیں۔ وہ ہر ایسی نکتہ چینی سے بچتی ہیں۔ جو نفرت کی تعلیم پھیلانے والی ہو۔ جس سے ملک میں بد امنی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔

اس وقت تمام جمہوری ملکوں میں سے وہی ملک ترقی کے عروج پر ہیں۔ جہاں افراد اور جماعتیں ہر حکومت کو اپنی حکومت سمجھتے ہیں۔ خواہ ان کے پروگرام برسر اقتدار پارٹی کے پروگرام سے کتنے بھی متضاد ہوں۔ وہ بے شک حکومت پر تنقید کرتی ہیں۔ مگر ان کے مد نظر جہاں یہ ہوتا ہے۔ کہ رائے عامہ کو اپنے حق میں کیا جائے۔ وہاں وہ اس بات کو بھی نہیں بھولتیں۔ کہ ان کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ موجودہ حکومت کو نظم و نسق میں مدد دیں۔ اور کسی طرح ان کے راستہ میں حائل نہ ہوں۔ عوام کے دلوں میں موجودہ حکومت کے خلاف ایسی نفرت نہ پیدا کی جائے۔ کہ عوام قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے پر آجائیں۔ اور ملک میں فتنہ و فساد کا عفریت ناچنے لگے۔

بے شک ہر حکومت کے پاس طاقت ہوتی ہے۔ جس سے وہ نظم و نسق کے قیام میں مدد لیتی ہے۔ مگر ایک اعلیٰ جمہوریت طاقت کے بل پر نہیں بلکہ عوام کی معقول ذہنیت کے بل پر قائم ہوتی ہے۔ اور اس طرح ملک کی بہبودی کے کام کرنے کے قابل ہوتی ہے۔ وہاں مخالف پارٹیاں کامیاب پارٹی کو موقع دیتی ہیں کہ وہ اپنے پروگرام کو امن و آرام سے جامۂ عمل پہنائے ایسے ملکوں میں کبھی بد امنی پیدا نہیں ہوتی۔ اور حکومت اور عوام اپنے اپنے کام محنت ہو کر سر انجام دیتے ہیں۔ اور دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ برطانیہ اور امریکہ نے جو ترقیات کی ہیں۔ وہ انہی اصولوں کی پابندی سے کی ہیں۔ وہاں سٹرائیکیں بھی ہوتی ہیں۔ تو وہ بھی آئین کے مطابق ہوتی ہیں۔ مگر جن ملکوں میں ہر پارٹی یہ چاہتی ہے کہ برسر اقتدار پارٹی کو ہر جائز و ناجائز طریقے سے زک پہنچائی جائے۔ اس کے خلاف عوام میں نفرت پھیلائی جائے۔ اور اس کو کام کرنے کا موقع ہی نہ دیا جائے۔ یقیناً ایسے ملکوں کی رجعت ترقی کی بجائے تنزل کی طرف ہوتی ہے۔ ایسے ملک میں دن رات جھگڑے فساد ہوتے رہتے ہیں۔ نت نئے فتنے اٹھتے ہیں۔ اور آخر انارکی کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس میں کسی کا جان و مال محفوظ نہیں رہتا۔

اسلام نے فتنہ و فساد کو انسانیت کا سب سے بڑا جرم اور اسے قتل سے بھی زیادہ برا فعل قرار دیا ہے۔ اس لئے جو لوگ حکومت اور عوام کے درمیان نفرت پیدا کرکے عوام کو فتنہ و فساد کے لئے تیار کرتے ہیں۔ وہ قتل انسانی سے بھی زیادہ قبیح جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں اس وقت جو بھی افراد یا پارٹیاں کام کر رہی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہ ہر جائز و ناجائز موقع پر موجودہ ارباب حکومت کے خلاف عوام میں نفرت کے جذبات پیدا کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ان کی تنقید وں کا مقصد قطعاً ملک و قوم کی بہبودی نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کے بیان اور عملی جد و جہد میں اگر کوئی خصوصیت ہے تو صرف حکومت کے خلاف نفرت پیدا کرنا ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔

یہ صورت حال نہایت خطرناک ہے۔ ہمارا قیاس ہے۔ کہ اگر جلد ہمارے ان خود ساختہ لیڈروں نے اپنی ذہنیت میں تبدیلی پیدا نہ کی۔ اور وہ اس طرح چلتے چلے گئے۔ تو بہت جلد ملک میں فتنہ و فساد کے جراثیم پرورش پانے لگیں گے۔ اور یہاں بھی عوام اپنے فرائض کو پس پشت ڈال کر ایسا اودھم مچائیں گے۔ کہ جو خطہ ہم نے جان و مال کی اتنی قربانی دے کر حاصل کیا ہے۔ اس کا وجود ہی خطرہ میں پڑ جائے گا۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میری اہلیہ کا میو ہسپتال لاہور میں اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ۲۶ / ۱۱ / ۵۲ کو ہوا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ پیار محمد خاں سنگساز پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور۔ (۲) بندہ ایک ہفتہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب میرے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ تابعدار ڈاکٹر محمد شفیع سکرٹری مال سکنہ سادھو کے ضلع گوجرانوالہ۔

زکوٰۃ کی ادائیگی مال کو بڑھاتی ہے
اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

شذرات

احراری کذاب ہیں

احراری لیڈر کس طرح جماعت احمدیہ کی مخالفت میں بے دریغ جھوٹ کا استعمال کر رہے ہیں۔ اس کی ایک تازہ مثال عرض کی جاتی ہے۔

آزاد نے ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی تشریف آوری پر لکھا۔

"مرکز قادیان (بھارت) میں مقیم مرزائیوں کے بعض ذمہ دار رکن کشمیر میں پہنچ گئے۔ تاکہ وہ پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کر کے کشمیری مسلمانوں کو پاکستان کے خلاف اکسائیں۔ جس میں وہ آزادانہ رائے شماری میں پاکستان کی بجائے ہندوستان کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کریں۔"

"مرزا محمود کا لڑکا وسیم احمد ضروری ہدایات حاصل کرنے کے لئے ربوہ پہنچ گیا۔"

مگر ۷ نومبر کے شمارہ میں لکھتا ہے۔

"مرزا محمود کا لڑکا وسیم احمد چند دنوں سے پاکستان میں مقیم ہے۔ نمائندہ آزاد کا کہنا ہے۔ کہ وہ قادیان سے پاکستان اس لئے آیا ہے۔ تاکہ اپنے ابا سے خصوصی ہدایات حاصل کرے۔ کہ بھارتی کشمیر اور قادیان میں مرزائیت کا پروپیگنڈا کرنے کے لیے کونسا مؤثر طریق اختیار کرنا چاہیئے"

وہ کذاب جو پہلے خود ہی ایک افسانہ تراشیں اور یہ دیکھتے ہوئے بھی کہ ان کی تحریرات سینکڑوں نفوس کی نظر سے گزریں گی۔ چند دن بعد اس میں تبدیلی کر لیں وہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ پر کیا کچھ ستم نہ ڈھائیں گے؟

منافق اعظم

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے گجرانوالہ کانفرنس میں اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے یہ عہد کیا کہ:-

"میں مسلم لیگ اور مسلم لیگی حکومت پر نکتہ چینی نہیں کرونگا۔"

اور پھر فوراً مسلم لیگی حکومت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

"تم نے عوام کا مطالبہ رد کر کے خود اسے تحریک بنا دیا تو ہم کیا کریں۔ کل تم نے نذیر احمد کو وزارت سے نکال دیا۔ آج ساری قوم مطالبہ کرتی ہے۔ اور آپ سر ظفر اللہ کو وزارت سے نہیں نکالتے تو آخر اس میں راز کیا ہے۔ تم کشمیر کا نام لیتے ہو۔ لیکن پھاٹک تم نے خود کھول دیا اندر ڈاکو گھس گئے۔ تو اب شور مچاتے ہو۔ (آزاد ۷ نومبر ۱۹۵۲ء)

معلوم ہوا احراری امیر شریعت بظاہر مسلم لیگی حکومت پر نکتہ چینی سے احتراز کرنے کا عہد کئے ہوئے ہیں۔ لیکن ان کے دل میں حکومت کے خلاف بغض و کینہ کی خوفناک آگ بھڑک رہی ہے۔

کیا اب بھی یہ حقیقت جھٹلائی جا سکتی ہے کہ احراری منافق گروہ ہے۔ اور اس کا قائد منافق اعظم ہے؟

نقلی ہیڈ کانسٹیبل

زمیندار (۸ نومبر ۱۹۵۲ء) رقمطراز ہے کہ احمد پور شرقی کی مقامی پولیس نے ایک نقلی ہیڈ کانسٹیبل کو دھوکا دہی کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم نقلی ہیڈ کانسٹیبل کا روپ دھار کر زمینداروں سے رقمیں بٹورتا رہا ہے۔

جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی اور آپ کی حقانیت کے بارہ میں ابھی تک شک و شبہ میں گرفتار ہیں۔ یہ چھوٹا سا واقعہ ان کی رہنمائی کے لئے کافی ہے۔ اور وہ یوں کہ جس طرح مادی حکومتوں نے نقلی کانسٹیبل یا دوسرے سرکاری عہدہ داروں کا روپ دھارنے کی سزا رکھی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی بیان فرمودہ تعزیرات میں بھی نقلی ملہم کے لئے سزا موجود ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین۔ ثم لقطعنا منہ الوتین (الحاقۃ)

فرمایا جو شخص جھوٹے طور پر ملہم ہونے کا دعویٰ کریگا۔ ہمارا دایاں ہاتھ اس کی شاہ رگ کو بھی قطع کر دیگا

اہلسنت والجماعت کی مشہور کتاب شرح عقائد نسفی میں اس سزا کی تشریح میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی مفتری کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند دعویٰ الہام کے بعد ۲۳ برس کی مہلت نہیں دیتا۔ اور نہ اسے کامیابی بخشتا ہے۔

(صفحہ ۲۴۴ مطبع ہاشمی میرٹھ)

ہم غیر از جماعت بھائیوں اور بزرگوں سے درمندانہ اپیل کریں گے۔ کہ جب انہیں صاف نظر آرہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ الہام کے بعد ۳۰ سال سے بھی زائد عرصہ زندہ رہے اور آپ کی جماعت روز افزوں ترقی پر ہے۔ تو انہیں خدا کے مامور پر ایمان لانے سے ہرگز گریز نہیں کرنا چاہیئے۔

. . . .

ہم یہ بھی عرض کریں گے کہ وہ دشمنان پاکستان (احرار) کے اس پروپاگنڈا سے بھی متاثر نہ ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کی کامیابی انگریز کی وجہ سے ہوئی ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے مندرجہ بالا آیت میں یہ بھی فرما دیا ہے:-

فما منکم من احد عنہ حاجزین (حاقہ)

یعنی جھوٹا اور نقلی ملہم ہماری گرفت سے نہیں بچ سکتا اور نہ اسے کامیابی نصیب ہو سکتی ہے۔ خواہ اس کی پشت پناہی کرنیوالا فرد ہو یا قوم روس ہو یا انگریز

۳۲ علماء کا دستور

آجکل سرزمین پنجاب میں مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ باشندگان ملک ۳۲ علماء کے متفقہ دستور کے علاوہ کسی دستور کو تسلیم نہیں کرینگے ہماری رائے میں اگر غیر جانبدارانہ طریق سے دیکھا جائے تو یہ دستور جسے اس قدر اہمیت دینے کی کوشش کی جا رہی ہے نہ صرف کسی اہمیت کا حامل نہیں بلکہ بعض پہلوؤں سے وہ خلاف شریعت بھی ہے

مثلاً اس میں بہت بڑا نقص یہ ہے کہ اسلامی نظام کو مغربی جمہوریت کے تابع کرتے ہوئے امیر المسلمین (خلیفہ وقت) کی معزولی کا حق مجلس شوریٰ (یا عوام) کو دے دیا گیا ہے۔ چنانچہ دفعہ ۱۶ میں یہ الفاظ درج ہیں کہ:-

"جو جماعت رئیس مملکت کے انتخاب کی مجاز ہوگی وہی کثرت رائے سے اسے معزول کرنے کی بھی مجاز ہوگی"۔

حالانکہ اسلامی قانون میں ایسا کہیں نہیں لکھا گیا۔

مگر اس سے بھی زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ اس میں مسلمہ اسلامی فرقہ اور غیر مسلمہ اسلامی فرقہ کی تقسیم کر کے ایک بہت بڑے فتنہ کا دروازہ کھول دیا گیا ہے۔ اور نہایت معصومانہ انداز میں یہ گنجائش دے دی گئی ہے کہ علماء جس وقت چاہیں کسی فرقہ کو غیر مسلمہ فرقہ کی لسٹ میں شامل کر سکتے ہیں۔

اس ضمن میں علماء نے انتہائی خدا ناترسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ عجیب کھیل کھیلا ہے کہ جہاں انہوں نے غیر مسلموں کے متعلق یہ تسلیم کیا ہے کہ:-

"غیر مسلم باشندگان مملکت کو حدود قانون کے اندر مذہب و عبادت تہذیب و ثقافت اور مذہبی تعلیم کی پوری آزادی حاصل ہوگی نیز انہیں اپنے شخصی معاملات کا فیصلہ اپنے مذہبی قانون یا رسم و رواج کے مطابق کرانے کا حق حاصل ہوگا"

(دفعہ ۱۰)

وہاں انہوں نے اسلام کے اس فرقہ کے متعلق (جو علماء کے نزدیک غیر مسلمہ ہو) کسی ایک حق کا اجمالاً بھی ذکر نہیں کیا۔

مسلمان ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچیں کہ وہ دستور جس میں اسلام کے نام پر اس قدر بغض کینہ اور تعصب کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ کیا وہ دستور ہو سکتا ہے۔ جسے حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم لے کر تشریف لائے تھے۔

کیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم یا حضور کے خلفاء نے کبھی فرمایا کہ وہ اسلامی فرقہ جسے علماء زمانہ تسلیم نہ کریں اسے مملکت اسلامی میں کوئی مراعات نہیں مل سکتیں۔ خصوصاً ایک ایسے زمانہ میں جس کے متعلق خود سرور کائنات کی یہ پیشگوئی موجود ہے کہ:-

تکون فی امتی فزعۃ
فیسیر الناس الی علماءھم
فاذا ھم قردۃ و خنازیر

(کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۰ مطبع دائرۃ المعارف)

ایک وقت آئے گا کہ میری امت پر بڑی سراسیمگی چھا جائے گی اور عوام اپنے علماء کی طرف لپکیں گے مگر وہ یہ دیکھ کر اور بھی زیادہ مایوس ہوں گے کہ ان کے علماء قردۃ اور خنازیر بن چکے ہیں۔ العیاذ باللہ

جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں ریکارڈنگ مشینوں کے متعلق ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بعض احباب ریکارڈنگ مشینیں لایا کرتے ہیں۔ اس بارہ میں اگر ضروری احتیاط نہ برتی جائے تو آلہ نشر الصوت کی آواز میں نقص پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ اسلئے امسال یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جو احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقاریر ریکارڈ کرنا چاہیں وہ ۱۵ دسمبر سے پہلے پہلے دفتر ہذا میں درخواست بھجوا دیں اسکے بعد کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔ درخواست میں یہ وضاحت بھی کی جائے کہ کون کونسی تقریر ریکارڈ کرنی ہیں یہ ضروری ہوگا کہ ریکارڈنگ مشین کے مائیکروفون کی تار ۲۰ یا ۲۵ فٹ لمبی ہو۔ اسی طرح ریکارڈنگ مشین کے فکسچرز Female F یا مناسب سٹینڈ بھی ساتھ ہو۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کی وضاحت خود حضور کے الفاظ میں

(۹)

(مرتبہ حکیم عبداللطیف صاحب شاہد ربوہ)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الکوثر ہیں

اور نہ ہم عیسائیوں کی طرح یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی اور الہام پر مُہر لگ گئی ہے اور اب خدا تعالے کے مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ بند ہے کیونکہ خدا تعالے سورہ فاتحہ میں ہمیں تمام نبیوں کی متفرق نعمتوں کا وارث ٹھہراتا ہے۔ اور اس امت کو خیر الامم قرار دیتا ہے۔ پس بلاشبہ اللہ تعالے کا حسن و احسان جو سرچشمہ محبت کا ہے سب سے زیادہ اس پر ایمان لانا ہمارے حصہ میں آگیا ہے اور مسلمانوں میں سخت نادان اور بدقسمت وہ لوگ ہیں جو اس کے کمال حسن و احسان کے انکاری ہیں ایک طرف تو اس کی مخلوق کو اس کی صفات خاصہ میں حصہ دار ٹھہرا کر توحید باری پر دھبہ لگاتے اور اس کے حسن وحدانیت کی چمک کو شراکت غیر سے تاریکی کے ساتھ بدلتے ہیں۔ اور پھر وہ دوسری طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ابدی فیض سے اپنے تئیں محروم جانتے ہیں کہ . . . . گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ زندہ چراغ نہیں ہیں۔ بلکہ مُردہ چراغ ہیں۔ جن کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن نہیں ہو سکتا وہ اقرار رکھتے ہیں کہ موسیٰ نبی زندہ چراغ تھا۔ جس کی پیروی سے صدہا نبی چراغ ہو گئے اور مسیح اسی کی پیروی تئیس برس تک کر کے اور توریت کے احکام بجا لا کر اور موسیٰ کی شریعت کا جوا اپنی گردن پر لے کر نبوت کے انعام سے مشرف ہوا۔ مگر ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کسی کو کوئی روحانی انعام عطا نہ کر سکی۔ بلکہ ایک طرف تو آپ حسب آیت

ماکان محمد ابا احد من رجالکم اولاد نرینہ سے جو ایک جسمانی یادگار تھی محروم رہے اور دوسری طرف روحانی اولاد بھی آپ کو نصیب نہ ہوئی جو آپ کے روحانی کمالات کی وارث ہوتی اور خدا تعالے کا یہ قول ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین بے معنی رہا۔ ظاہر ہے کہ زبان عرب میں لکن کا لفظ استدراک کیلئے آتا ہے یعنی جو امر حاصل نہیں ہو سکا اس کے حصول کی دوسرے پیرایہ میں خبر دیتا ہے۔ جس کے رو سے اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی نرینہ اولاد کوئی نہیں تھی۔ مگر روحانی طور پر آپ کی اولاد بہت ہو گی اور آپ نبیوں کیلئے مُہر ٹھہرائے گئے ہیں۔ یعنی آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپ کی پیروی کی مُہر کے کسی کو حاصل نہیں ہوگا۔ غرض اس آیت کے یہ معنے تھے جن کو الٹا کر نبوت کے آئندہ فیض سے انکار کر دیا گیا۔ حالانکہ اس انکار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سراسر مذمت اور منقصت ہے۔ کیونکہ نبی کا کمال یہ ہے کہ وہ دوسرے شخص کو ظلی طور پر نبوت کے کمالات سے متمتع کر دے اور روحانی امور میں اس کی پوری پرورش کر کے دکھلا دے۔ اسی پرورش کی غرض سے نبی آتے ہیں۔ اور ماں کی طرح حق کے طالبوں کو گود میں لے کر خدا شناسی کا دودھ پلاتے ہیں۔ پس اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ دودھ نہیں تھا تو نعوذ باللہ آپ کی نبوت ثابت نہیں ہو سکتی مگر خدا تعالے نے قرآن شریف میں آپ کا نام سراج منیر رکھا ہے جو دوسروں کو روشن کرتا ہے اور اپنی روشنی کا اثر ڈال کر دوسروں کو اپنی مانند بنا دیتا ہے اور اگر نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں فیض روحانی نہیں تو پھر دنیا میں آپ کا مبعوث ہونا ہی عبث ہوا اور دوسری طرف خدا تعالے بھی دھوکہ دینے والا ٹھہرا جس نے دعا تو یہ سکھلائی کہ تم تمام نبیوں کے کمالات طلب کرو مگر دل میں ہرگز یہ ارادہ نہیں تھا کہ یہ کمالات دئیے جائیں گے بلکہ یہ ارادہ تھا کہ ہمیشہ کیلئے اندھا رکھا جائے گا۔"

سے مسلمانوں کو خاص کر اہل حدیث کو توحید کا بڑا دعویٰ تھا (آجکل مودودی صاحبان کو۔ ناقل) مگر افسوس ان پر بھی یہ مثل صادق آئی کہ "مچھر چھانتا اور اونٹ نگلتا" کیا ایسے لوگوں کو ہم موحّد کہہ سکتے ہیں کہ ایک طرف تو حضرت عیسےٰ کو خدا تعالے کی طرح وحدہٗ لاشریک سمجھتے ہیں۔ وہی ہے جو مع جسم عنصری آسمان پر گیا اور وہی ہے جو کسی دن مع جسم عنصری زمین پر آئیگا۔ اور اسی نے پرندے پیدا کئے۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کافروں نے قسمیں کھا کر بار بار سوال کیا کہ آپ مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ کر دکھلائیے ہم ابھی ایمان لائیں گے ان کو جواب دیا گیا قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا خدا عہد شکنی سے پاک ہے اور بموجب اس کے قول کے مع جسم عنصری آسمان پر نہیں جا سکتا۔ کیونکہ یہ امر خدا تعالے کے وعدہ کے برخلاف ہے۔ وجہ یہ کہ وہ (۲)

(۲) فرماتا ہے فیہا تحیون و فیہا تموتون۔ ولکم فی الارض مستقر۔ پس کیا تم سمجھیں کہ حضرت عیسےٰ کو آسمان پر پہنچانے کے وقت خدا تعالے کو اپنا یہ وعدہ یاد نہ رہا۔ یا عیسےٰ بشر نہیں تھا۔ اگر عیسےٰ مع جسم عنصری آسمان پر گیا تو قرآن کے بیان کی رو سے لازم آتا ہے کہ عیسےٰ بشر نہیں تھا۔ پھر دوسری طرف ان مدعیان اسلام نے دجال کے بھی وہ صفات بیان کئے ہیں جس سے اس کا خدا ہونا لازم آتا ہے یہ توحید اور یہ دعویٰ اتحاد۔ منہ

اسلام زندہ مذہب۔ قرآن زندہ کتاب اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہیں

اے مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ ایسا خیال سراسر جہالت اور نادانی ہے۔ اگر اسلام ایسا ہی مُردہ مذہب ہے۔ تو کس قوم کو تم اس کی طرف دعوت کر سکتے ہو۔ کیا اس مذہب کی لاش جاپان لے جاؤ گے۔ یا یورپ کے سامنے پیش کرو گے۔ اور ایسا کون بے وقوف ہے۔ جو ایسے مردہ مذہب پر عاشق ہو جائے گا۔ جو بمقابلہ گذشتہ مذہبوں کے ہر ایک برکت اور روحانیت سے بے نصیب ہے۔ گذشتہ مذہبوں میں عورتوں کو بھی الہام ہوا۔ جیسا کہ موسیٰؑ کی ماں اور مریم کو۔ مگر تم مرد ہو کر ان عورتوں کے برابر بھی نہیں۔ بلکہ اے نادانو اور آنکھوں کے اندھو۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سید و مولیٰ اس پر ہزار سلام اپنے افاضہ کی رو سے تمام انبیاءؑ سے سبقت لے گئے ہیں۔ کیونکہ گذشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک آکر ختم ہو گیا۔ اور اب وہ قومیں اور وہ مذہب مردے ہیں۔ کوئی ان میں زندگی نہیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیض قیامت تک جاری ہے۔ اس لئے باوجود آپ کے اس فیضان کے اس امت کے لئے ضروری نہیں۔ کہ کوئی مسیح باہر سے آوے بلکہ آپؐ کے سایہ میں پرورش پانا ایک ادنیٰ انسان کو مسیح بنا سکتا ہے۔ جیسا کہ اس نے اس عاجز کو بنایا (چشمہ مسیحی صفحہ ۵۲ تا ۵۴)

امت محمدیہ میں انبیائے بنی اسرائیل کے مثیل بلکہ ان سے افضل وجود کیوں پیدا نہ ہوتے؟

یہ لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں۔ ہمارے سید و مولیٰ خیر الرسل و افضل الانبیاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ جبکہ کہتے ہیں۔ کہ اس امت میں عیسیٰ ابن مریم کا مثیل کوئی نہیں آسکتا تھا۔ اس لئے ختم نبوت کی مُہر کو توڑ کر اسی اسرائیلی عیسیٰ کو کسی وقت خدا تعالے دوبارہ دنیا میں لائے گا۔ اور اس اعتقاد سے ایک گناہ نہیں بلکہ دو گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ ان کو یہ اعتقاد رکھنا پڑتا ہے۔ کہ جیسا کہ ایک بندہ خدا کا عیسیٰ نام جس کو عبرانی میں یسوع کہتے ہیں۔ تیس برس تک موسیٰؑ رسول اللہ کی شریعت کی پیروی کر کے خدا کا مقرب بنا اور مرتبہ نبوت پایا۔ اس کے مقابل پر اگر کوئی شخص بجائے تیس برس کے پچاس برس بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پیروی کرے۔ تب بھی وہ مرتبہ نہیں پا سکتا۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پیروی کوئی کمال نہیں بخش سکتی۔ اور نہیں خیال کرتے کہ اس صورت میں لازم آتا ہے۔ کہ خدا کا یہ دعا سکھلانا کہ صراط الذین انعمت علیہم ایک دھوکا دینا ہے۔ اور ان کا اعتقاد ہے کہ باعتبار اپنی دوبارہ آمد کے خاتم الانبیاء عیسیٰ ہی ہے۔ اور وہی آخری قاضی اور حکم ہے۔ اور نہیں سمجھتے۔ کہ اس پیشگوئی سے خدا کا تو یہ مقصود تھا۔ کہ جیسا کہ اسی امت میں مثیل یہود پیدا ہوں گے۔ ایسا ہی اسی امت میں مثیل عیسیٰؑ بھی پیدا کرے۔ جو ایک پہلو سے امتی ہو۔ اور ایک پہلو سے نبی ہو۔ عیسیٰ ابن مریم تو ان دونوں ناموں کا جامع نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ امتی وہ ہوتا ہے۔ جو محض نبی متبوع کی پیروی سے کمال پاوے۔ مگر عیسیٰ تو پہلے کمال پا چکا۔ (حاشیہ چشمہ مسیحی صفحہ ۴۸ و ۴۹)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جامع کمالات انبیائے سابقین ہیں

اب یہ بھی جاننا چاہیئے۔ کہ یہ کمالات متفرقہ اس امت میں جمع کرنے کا کیوں وعدہ دیا گیا۔ اس میں بھید یہ ہے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جامع کمالات متفرقہ ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالے فرماتا ہے۔ فبھدٰھم اقتدہ۔ یعنی تمام نبیوں کو جو ہدایتیں ملی تھیں۔ ان سب کا اقتداء کر۔ پس ظاہر ہے۔ کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا۔ اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائے گا۔ اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہو گا۔ پھر جو شخص اس نبی جامع الکمالات کی پیروی کرے گا۔ ضرور ہے۔ کہ ظلی طور پر وہ بھی جامع الکمالات ہو۔ پس اس دعا کے سکھلانے میں جو سورہ فاتحہ میں ہے۔ یہی راز ہے۔ کہ تا کاملین امت جو نبی جامع الکمالات کے پیرو ہیں۔ وہ بھی جامع الکمالات ہو جائیں۔ پس افسوس ان لوگوں پر جو اس امت کو ایک مردہ امت خیال کرتے ہیں۔ اور خدا تو جامع الکمالات ہونے کے لئے ان کو دعا سکھلاتا ہے۔ مگر وہ محض مردہ رہنا چاہتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ بڑے گناہ کی بات ہے۔ کہ مثلاً کوئی یہ دعویٰ کرے۔ کہ میرے پر مسیح ابن مریم کی طرح وحی نازل ہوتی ہے۔ ان کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے۔ کیونکہ قیامت تک خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ بند ہے۔ تعجب کہ یہ لوگ اس قدر تو مانتے ہیں۔ کہ اب بھی خدا سنتا ہے۔ جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ مگر یہ نہیں مانتے۔ کہ اب بھی وہ بولتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بولتا تھا حالانکہ اگر وہ اس زمانہ میں بولتا نہیں۔ تو پھر سننے پر بھی کوئی دلیل نہیں۔ خدا تعالے کی صفات کو معطل کرنے والے سخت بدقسمت لوگ ہیں۔ اور درحقیقت یہ لوگ اسلام کے دشمن ہیں۔ ختم نبوت کے ایسے معنے کرتے ہیں۔ جس سے نبوت ہی باطل ہوتی ہے۔ کیا ہم ختم نبوت کے یہ معنے کر سکتے ہیں۔ کہ وہ تمام برکات جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ملنی چاہئیں تھیں۔ وہ سب بند ہو گئیں۔ اور اب خدا تعالے کے مکالمہ مخاطبہ کی خواہش لاحاصل ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

کیا یہ لوگ بتلا سکتے ہیں۔ کہ اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا کیا فائدہ ہوا؟ جن لوگوں کے ہاتھ میں بجز گذشتہ قصوں کے اور کچھ نہیں۔ ان کا مذہب مُردہ ہے۔ اور معرفت الٰہی کا دروازہ ان پر بند ہے۔ مگر اسلام زندہ مذہب ہے۔ اور خدا تعالیٰ قرآن شریف میں مسلمانوں کو گذشتہ نبیوں کا وارث ٹھہراتا ہے۔ اور دعا سکھلاتا ہے۔ کہ جو پہلے نبیوں کو نعمتیں دی گئی تھیں۔ وہ طلب کریں۔ مگر جس کے ہاتھ میں صرف قصے ہیں۔ وہ کیونکر وارث کہلا سکتا ہے افسوس ان لوگوں پر کہ ان لوگوں کے آگے تمام برکات کا چشمہ کھولا گیا۔ مگر یہ نہیں چاہتے۔ کہ ایک گھونٹ بھی اس میں سے پئیں۔ (چشمہ مسیحی صفحہ ۴۹ و ۵۰)

احراری مولویوں کے چند اعتراضات اور انکے جوابات

از مکرم نصیر احمد صاحب ناصر مولوی فاضل

حال ہی میں تاندلیانوالا میں احراریوں نے اپنی کانفرنس منعقد کی جس میں اپنی روایات کے مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے مقدس بانی علیہ السلام کے خلاف سخت بدزبانی کی۔ اور اسلام کا نام لے لے کر ایسی فحش کلامی کی۔ جسے کوئی انسان برداشت نہیں کر سکتا۔ اس بدزبانی کو جو احراریوں کی فطرت بن چکی ہے نظر انداز کرتے ہوئے انصاف پسند احباب کے لئے بعض ان اعتراضات کے جوابات عرض کرتا ہوں۔ جو احراری ملانوں نے دوران تقاریر میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف پیش کئے۔

اعتراض نمبر (۱)

نبی کسی کا شاگرد نہیں ہوتا۔ مرزا صاحب نے انسانوں سے علم سیکھا اور آپ نے بہت سی کتب تصنیف کیں آدمؑ سے لے کر آنحضرت صلعم تک تمام انبیاء علیہم السلام ان پڑھ تھے اور کسی نبی نے اپنے دعوے کی اشاعت کے لئے کوئی کتاب تصنیف نہیں کی۔

جواب

قرآن پاک احادیث معتبرہ اور کتب تاریخ سے یہ صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ "نبی الامی" ہونا صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔ کتب سابقہ میں آپ کے متعلق صاف طور پر یہ پیشگوئی موجود ہے۔ کہ عرب میں پیدا ہونے والا نبی حضرت محمد مصطفےٰ (فداہ ابی وامی) صلے اللہ علیہ وسلم "امی" ہوگا۔ قرآن پاک میں صاف طور پر اس پیشگوئی کا ذکر ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے

"الذین یتّبعون الرسول النبی
الامی الذی یجدونہ مکتوباً
عندھم فی التوراۃ والانجیلؕ"

اعراف آیت نمبر ۱۵۷

یعنی وہ لوگ جو پیروی کریں گے اللہ کے امّی رسول کی۔ جس کے متعلق ان کی کتابوں توراۃ اور انجیل میں پیشگوئی لکھی ہوئی موجود ہے۔ پس اس خصوصیت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور نبی سے بھی مخصوص کرنا اس عظیم الشان پیشگوئی کی عظمت کو کم ہی کرتا ہے۔ یہ سوال کہ ہر نبی کے لئے ان پڑھ ہونا شرط ہے۔ اس کی تصدیق قرآن پاک سے نہیں ہوتی۔ یہ بات ضرور ہے کہ نبی کا روحانی علم سب کا سب خدا کی طرف سے اسے سکھایا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن دنیاوی علم کا سیکھنا کسی نبی کے لئے مانع نبوت نہیں بخاری شریف کو پڑھنے والا اس بات کو جانتا ہے۔ کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بچپن میں "بنی جرہم" قبیلہ سے عربی سیکھا کرتے تھے۔ یہ حدیث معہ ترجمہ تجرید بخاری جلد دوم صفحہ ۱۰۹ سے درج ذیل ہے۔

"قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم فالفی
ذالك ام اسمٰعیل وھی تحب الانس
فنزلوا وارسلوا الی اھلیھم فنزلوا
معھم حتی اذا کان بھا اھل
ابیات منھم وشبّ الغلام
وتعلّم العربیۃ منھم"

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی جرہم اور حضرت ہاجرہ کا واقعہ بیان کر رہے ہیں جس میں بنی جرہم کا "زمزم" سے پانی لینے کی اجازت کا ذکر ہے۔ اسی تسلسل میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "یہ گفتگو حضرت اسمٰعیلؑ کی والدہ سے اس وقت ہوئی کہ وہ خود بھی چاہتی تھیں کہ وہاں کوئی انسان ہو۔ وہ لوگ اتر پڑے اور اپنے گھر والوں کو پیغام بھیجا۔ وہ بھی ان کے ساتھ وہیں آکر ٹھہرے مکہ میں کئی گھر ہوگئے اور لڑکا (حضرت اسمٰعیلؑ) جوان ہوا اور ان سے عربی سیکھی"۔

اسی طرح حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ علیہما السلام کے حالات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پڑھے لکھے تھے۔ چنانچہ جناب مولانا حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری اپنی مشہور کتاب میں فرماتے ہیں

پڑھا لکھا ہونا منصب نبوت کے خلاف نہیں ہے۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ کے حالات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پڑھے لکھے تھے۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کہ سر نبوت کی تفصیلی شرح اور علوم باطنی کے سب سے بڑے راز دان تھے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی تعلیم کے سوا کسی غیر کی تعلیم کا منت کش بنانا گوارا نہ فرمایا۔ چنانچہ گذشتہ آسمانی کتب میں بھی امی کے لقب کے ساتھ آپ کی بشارتیں دی ہیں"

(تاریخ القرآن مکتبہ جامعہ نئی دہلی صفحہ ۱۳ دھگا)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ پڑھا لکھا ہونا مانع نبوت نہیں اور نبی الامی ہونا صرف اور صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔ رہا یہ سوال کہ کسی نبی نے کوئی کتاب نہیں لکھی تو یہ اعتراض نہایت لغو ہے۔ نبی کا کام بہتر طریقہ سے قوم میں پیغام کا پہنچانا ہوتا ہے۔ اس غرض کے لئے ہر نبی نے اپنے زمانہ کے دستور کے مطابق رائج الوقت مفید ذرائع سے کام لیا۔ قرآن کریم نے یہ احراری خود ساختہ اصول کہیں بیان نہیں کیا اور نہ ہی آنیوالے مسیح موعود کے لئے اشاعت کتب کی ممانعت ہے۔ اگر کتاب کا لکھنا محل اعتراض ہے۔ تو پھر قرآن پاک کے متعلق ان معترضین کا کیا فتوےٰ ہے۔ جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود اپنے زمانے میں کاتبان وحی سے لکھاتے رہے اور پھر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس پر عمل کیا اور آج قرآن پاک کی کثرت اشاعت خود قرآن پاک کی فضیلت کی ایک زبردست دلیل ہے۔

اعتراض نمبر۲

مرزا صاحب نے حضرت امام حسینؓ کی توہین کی ہے۔

جواب

تعصب انسان کو اندھا کر دیتا ہے۔ جب کوئی شخص دیدہ دانستہ کسی کی مخالفت پر کمربستہ ہو جائے تو اس کی خوبیاں بھی اس متعصب کی نظر میں برائیاں بن کر نظر آنے لگتی ہیں۔ احراری مولوی لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متنفر کرنے کے لئے اکثر یہ شعر پیش کیا کرتے ہیں۔ ؎

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کو حضرت امام حسین کی گستاخی قرار دینے والے مولوی صاحبان نوٹ اس شعر کے متعلق کیا فتوےٰ دیں گے ؎

کربلائے عشقم لب تشنہ سر تا پائے من
صد حسین است کشتہ در ہر گوشہ صحرائے من

یعنی میں کربلائے عشق ہوں اور ہمہ تن پیاسا میرے صحراؤں کے ہر گوشہ میں سینکڑوں حسین مقتول و شہید پڑے ہیں۔

بھلا وہ شخص جس کے ہر رگ و ریشہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی مقدس آل کی محبت سرائت کر چکی ہو۔ وہ بھلا آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کا مرتکب کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتے ہیں ؎

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمد است

یعنی میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہوں اور آل محمد کے کوچہ پر نثار ہوں۔

پھر آپ فرماتے ہیں :-

"حسین طاہر و مطہر تھا اور بلاشبہ ان برگزیدوں میں سے ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب نقص ایمان ہے اور اس امام کا تقوےٰ اور محبت الٰہی اور صبر و استقامت اور زہد و عبادت ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کی اقتداء کرنے والے ہیں۔ جو اس کو ملی تھی یہ امر نہایت درجہ شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین کی تحقیر کی جائے جو شخص حسین یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے"۔

. . . .

عجیب بات ہے کہ اعتراض کرنیوالے مولوی اعتراض کرتے وقت صرف "صد حسین است در گریبانم" کے مصرعہ کو پیش کرتے ہیں۔ اس سے پہلے مصرعہ "کربلائیست سیر ہر آنم" کا کوئی ذکر نہیں کرتے حالانکہ پہلے مصرعہ سے ہی دوسرے مصرعہ کے معنی واضح ہو جاتے ہیں۔ اس شعر کا واضح مطلب یہ ہے کہ مجھے اپنے دشمنوں کی طرف سے اتنی شدید تکالیف پہنچی ہیں۔ جن کا کوئی حد و حساب نہیں حضرت امام حسینؓ کو کربلا کے میدان میں جو تکالیف پہنچیں ان کا عرصہ بہت تھوڑا تھا۔ لیکن میں تو ان شدید تکالیف کی وجہ سے جو میرے دشمن مجھے پہنچا رہے ہیں ہر وقت کربلا کی سیر کرتا رہتا ہوں اور ہر دم میرے سامنے کربلا کے میدان کا نقشہ رہتا ہے۔ (باقی آئندہ)

درخواست دُعا

خاکسار کا بچہ عزیزم محمد رشہود سلمہ قریباً دو ہفتوں سے سخت بیمار ہے اب گو نسبتاً افاقہ ہے۔ لیکن حالت تا حال تسلی بخش نہیں ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ جلد عطا فرمائے۔ الملتمس آمین غلام محمد ثالث

ولادت

خدا تعالےٰ نے خاکسار کو بھتیجا دیا ہے۔ جو مرزا برکت علی صاحب کا پوتا ہے۔ حضور نے مبارک احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب اس کی لمبی صحت والی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالوہاب شوکت مرزا)

(۲) ابوالمنیر مولوی نورالحق صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین کو بتاریخ ۲۴ نومبر بروز شنبہ اللہ تعالےٰ نے تیسرا لڑکا عنایت فرمایا ہے احباب کرام نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(قاضی محمد صدیق کاتب الفضل)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

حب اٹھرا (جٹو) اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے :- حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

تاکید ہے

جن احباب کی قیمت اخبار ماہ دسمبر ۵۲ء میں ختم ہو رہی ہے مہربانی فرما کر بذریعہ منی آرڈر قیمت ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

کئی احباب کا خیال ہوتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قیمت اخبار دیدینگے - اس کیلئے گذارش ہے کہ ان دنوں میں اس قدر مصروفیت ہوتی ہے کہ بعض کو دفتر الفضل میں آنے کا وقت ہی نہیں ملتا اور وہ قیمت ادا نہیں فرماسکتے - ان حالات میں بہتر یہی ہے کہ قیمت اخبار جلسہ سالانہ سے قبل دفتر اخبار الفضل لاہور میں ہی پہنچا کر جلسہ پر تشریف لے جائیں اور مطمئن ہو کر جلسہ کے دن ربوہ میں گذاریں۔

جو احباب قیمت اخبار جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ادا کرنے کا ارادہ کر چکے ہیں ان کی خدمت میں تاکیداً عرض ہے کہ وقت نکال کر بھی دفتر الفضل ربوہ میں قیمت ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

میں بصاف طور پر عرض کر دیتا ہوں کہ جن احباب کی قیمت اخبار دسمبر میں ختم ہوتی ہے - اگر انکی طرف سے میعاد کے اندر اندر قیمت میرے دفتر میں نہ آئی تو میں اخبار ان کی خدمت میں پہنچانے سے معذور ہوں گا -

پھر عرض ہے کہ جن کی قیمت میرے پاس ان کے حساب میں جمع نہ ہوگی - میں ان کی خدمت میں پرچہ نہ بھجوا سکوں گا - (مینیجر الفضل لاہور)

صحت بخش

قرص نور

(رجسٹرڈ)

طب یونانی کی مایہ ناز اور لاثانی ادویات مردانہ کمزوری خواہ کسی سبب سے ہو یا کتنی دیرینہ ہو - جملہ شکایات پیشاب کی کثرت ضعف دل و دماغ - دل کی دھڑکن - عام جسمانی کمزوری اور چہرہ کی زردی کا بفضلہ تعالیٰ یقینی زود اثر اور مستقل علاج ہے - جو مریض ہر طرف سے مایوس ہوں وہ قرص نور کے مجرب نما اثرات سے کامل توانائی اور صحت حاصل کر سکتے ہیں اور تندرست اشخاص کیلئے قرص نور کا یاپلٹ مکمل کورس ۱۵ روپیہ - فی شیشی چار روپیہ -

نوٹ :- مردانہ اور زنانہ دیرینہ اور پیچیدہ امراض کے تسلی بخش علاج کیلئے ہم سے رجوع کریں - جواب کے لئے جوابی ڈاک - محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ حکیم محمد شفیع یونانی شفاخانہ حمیدیہ بازار سبزی منڈی جہلم

ہمارے عطریات کے بارے میں

جناب میاں محمد شفیع صاحب ایم ایل اے مشہور اخبار نویس لاہور تحریر فرماتے ہیں :- "آپ کا عطر حنا میرے ایک بزرگ دوست کو اس قدر پسند آیا کہ میں نے انہیں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی - اسی طرح عطر خس بھی میں نے ایک عزیز دوست کو پیش کر دیا - اور انہوں نے اسے بہت پسند کیا - آپ مجھ سے عطروں کے متعلق رائے پوچھتے ہیں - میں خوشبویات کا کوئی اچھا پرکھنے والا نہیں - لیکن یہ بات کہ آپ کے عطر حنا کو میرے ایک نہایت پاکباز اور مقدس بزرگ نے پسند فرمایا اس کی قطعی دلیل ہے۔"

ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ ضلع جھنگ

مکرمی پیرزادہ رشید احمد صاحب ارشد از ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ :-

"میں نے آپ کے دواخانہ کے مرکبات اپنے دور نزدیک کے متعلقین کلکتہ، کراچی کو بھجوائے انہوں نے بے حد پسند کئے - مثلاً سرمہ ممیرا خاص - تریاق کبیر وغیرہ - اسی طرح آپ کے خالص اور تازہ نوین مفردات نہ صرف ربوہ اس کے گردونواح کے علاقہ کے لئے بلکہ کم از کم پنجاب بھر کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے اور ہر مفرد کے بالکل خالص اور اصلی ہونے میں کوئی شبہ نہیں - اللہ تعالیٰ آپ کی سعی حسنہ کی جزائے خیر دے"

ملنے کا پتہ :- دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

حضرت امام جماعت احمدیہ کا

پیغام احمدیت

گجراتی زبان میں

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

فوری ضرورت

لاہور میں ایک بڑی فرم کو ایک بلاک میکر ایک ہینڈ ٹرنک پرنٹر اور ایک کیمرہ مین کی ضرورت ہے خواہشمند احمدی احباب درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹس وغیرہ سربمہر جلد بحسب ذیل پتہ پر ارسال کریں - کم سے کم تنخواہ جو مطلوب ہو درخواست میں اس کی صراحت بھی کر دیں منتخب شدہ احباب کو اطلاع کر دی جائیگی اس بارے میں کسی یاد دہانی یا مزید خط و کتابت کی ضرورت نہیں مینیجر اشتہارات روزنامہ الفضل لاہور

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد قریب آگئی

قابل توجہ عہدہ داران و مخلصین جماعت!

تحریک جدید کے سالِ رواں میں وعدوں کے پورا کرنے کا آخری وقت قریب ہے۔ چاہیئے کہ میعاد کا آخری وقت ۳۰ نومبر آنے سے پہلے تحریک جدید کے تمام احباب کے وعدے سو فی صدی پورے ہو چکے ہوں۔ جیسا کہ گذشتہ سال خصوصاً پہلے تیرہ سالوں میں ہوتا رہا ہے۔

اب سلسلہ کیلئے بہت زیادہ قربانی کا وقت آگیا ہے۔ مخلصین کو اللہ تعالیٰ توفیق بخشے گا۔ گذشتہ سال جب کہ نو ماہ سال سے گذر چکے تھے۔ تحریک جدید کی وصولی بہت کم تھی۔ اور تحریک کی مالی حالت خطرناک صورت اختیار کر رہی تھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخلصین کو پکارا اور وہ لبیک یا امیر المومنین کہتے ہوئے حاضر ہوئے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے وعدے پورے ہوئے

پس وہ احباب جن کے ذمہ تحریک جدید کا چندہ ہے۔ اور وعدہ پورا نہیں ہوا انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں توجہ دلانا مناسب ہے۔ تا وہ جلد سے جلد اپنا عہد پورا کریں۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید ہر ایک وعدہ کرنے والے کو انکے وعدہ اور وصولی کی اطلاع کر چکا ہے۔ بلکہ عہدہ داران کو اسم وار فہرست بھی بھیجدی گئی ہے۔ تا زیادہ توجہ سے اس ماہ میں اپنے وعدے وصول کر کے پورے کریں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"آخر جو احمدی کہلاتا ہے۔ وہ مکان کی ایک اینٹ بن چکا ہے وہ تحریک جدید کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرونگا۔ میں دین کیلئے جان و مال اور عزت سب کچھ قربان کر دونگا۔ اسکا چندہ ادا نہ کرنا محض سستی اور غفلت ہے۔"

"یہ دین کا کام ہے جو سب کاموں پر مقدم ہے اگر آپ لوگوں کو اب ادائیگی میں تکلیف کرنی پڑتی ہے۔ تو وہ تکلیف تمہیں برداشت کرنی پڑے گی۔"

"اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا کر اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما جو لوگوں کے دلوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں۔ اے خدا اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما کہ جو لوگ وعدہ کریں۔ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔"

(وکیل المال تحریک جدید)

اسلام فتویٰ بازوں سے پہلے ہی کافی نقصان اٹھا چکا ہے

پاکستانیوں کو اس اندھی ملائیت کے نتائج پر غور کرنا چاہیئے

(از روزنامہ امروز ۲۶ نومبر ۱۹۵۲ء)

"اب تک ہم سنتے آئے تھے کہ اسلام ہی دنیا کا وہ مذہب ہے۔ جس کا انسان کا اپنے خالق سے براہ راست رشتہ ہے۔ درمیان میں کوئی پنڈت یا پادری حائل نہیں ہو سکتا۔ اس میں کوئی پروہت یا پوپ مذہبی اجارہ داری کا مدعی نہیں ہو سکتا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس خطرے کا بھوت جو بہت سے ملکوں۔ مذہبوں اور تہذیبوں کی بربادی کا باعث ہو چکا ہے۔ اب پاکستان اور اسلام کے سر پر بھی منڈلانے لگا ہے۔ ابھی نہ حکومت مودودی صاحب اور اُن کے ساتھی ملاؤں کے ہاتھ میں آئی ہے۔ اور نہ اُن کی پسند کا دستور بنا ہے۔ لیکن مودودی صاحب نے "نمونہ کلام" کے طور پر ابھی سے عرض کر دیا ہے۔ کہ "پاکستان کا اسلامی دستور نافذ ہونے کے بعد قادیانی مذہب قبول کرنے والوں کو قتل کر دیا جائے گا۔"

اسلام اس قسم کے فتوے بازوں سے پہلے ہی کافی نقصان اٹھا چکا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب وہ اسلامی خلفاء جو قرآن کو حادث مانتے تھے۔ قرآن کے "قدم" کے قائلین کو تہ تیغ کر دیتے تھے۔ اور وہ حاکم جو اس کے قدیم ہونے کے قائل تھے قرآن کو حادث ماننے والوں کو زندہ جلا دیتے تھے اس امر کا فیصلہ تو اُس وقت ہوا نہ اب ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس سوال کا تعلق نفس اسلام سے زیادہ خواہ مخواہ کی حجت اور منطق سے ہے۔ لیکن ہزاروں بے گناہ اس کی بھینٹ ضرور چڑھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح قادیانیوں کے بعد بہائیوں کی۔ آغاخانیوں کی۔ ان کے بعد شیعوں کی۔ اور پھر وہابیوں کی باری آنے والی ہے۔ اور آخر میں متصوفین کے لئے بھی دار و رسن کا مرحلہ آئے گا۔ اور پھر بھی کچھ لوگ قتل ہونے سے بچ رہے۔ تو "رفع" اور "مسیح" کے مسئلے تو ہیں ہی سہ

حق را بسجود ے صنماں را بطواف ے جیسے ہو چراغ حرم و دیر بجھا دو

ہر مسلمان کی طرح ہمارا ایمان بھی ختم نبوت پر ہے۔ لیکن ہمیں اعتراض صرف ان غیر ذمہ دار ملاؤں پر ہے۔ جو کسی شخص کو محض اختلاف عقیدہ کی بناء پر واجب القتل قرار دے کر ایک بہت خطرناک روایت قائم کر رہے ہیں۔ اور پاکستانیوں کو یقیناً ان لوگوں کی آواز پر لبیک کہنے سے پہلے آنے والے دور کی یہ دھندلی سی تصویر دیکھ لینی چاہیئے۔ پاکستان غیروں کے ظلم سے بچنے کے لئے بنایا گیا ہے غیروں پر ظلم کرنے کے لئے نہیں۔ اسلام بھی اسی وجہ سے باعث رحمت ہے کہ وہ انسان پر انسان کے ظلم کو ختم کرتا ہے۔ کل بھارت میں جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ اگر یہ قانون منظور ہو جائے۔ کہ جو شخص ملیچھ ہے۔ بتوں کو بُرا کہتا ہے۔ نماز پڑھتا ہے۔ اور توحید کا قائل ہے۔ اسے قتل کر دو تو بتائیے اس برصغیر کے آدھے مسلمانوں کی موت کی ذمہ داری کس پر ہو گی۔ اسی اندھی ملائیت پر۔"

(روزنامہ امروز ۲۶ نومبر ۱۹۵۲ء)

ہفت روزہ

وطن — لاہور

ایڈیٹر محمد اشرف ایم۔اے۔ ایل ایل بی

آج کے شمارہ میں ہمارے مسائل کے عنوان کے تحت

مولانا غلام رسول مہر صاحب کا ایک اہم مضمون پڑھیے

وطن صحافت میں صداقت کا نمونہ ہے۔

وطن ہر ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ کو شائع ہوتا ہے۔